غزوہ خندق کے واقعات میں روایت بالمعنی کا جائزہ

An Analytical study of occurences of Ghazwa e Khandaq in the Context of narration in the meaning (Riwayat bil Maana)

Dr Ayesha Tariq
Assistant professor, Khyaban e Sir Syed College for Women, Rawalpindi
Email: ayesha.tariq.skg@gmail.com
Dr shaista Jabeen
Assistant professor, govt graduate college for women, Jhang
Email: shaista.sadhana@gmail.com

Abstract
After the Holy Quran the Hadiths are the most reliable source of the prophetic religion of Islam. In view of this importance the Companions of the Holy Prophet (S.A.W.W), Tabbeen, Ulma and Mohadditheen preserved the Holy Quran in their hearts, in the same way they conserved the collection of Hadiths through memorization, inscription and teachings. They formulated such final and reliable principles of accepted hadiths because of which doubts, and innovation ended in Prophetic Hadiths. One of these methods is called narration by meaning (Riwayat bil Maana).It means the narrator expresses the Hadith in his own words instead of the original words.
Narration in the meaning (Riwayat bil Maana) is a natural and rational practice which is followed by the great Mohaditheen. The foremost foundations of the Islam are Quran and Hadith. Scholars claim that the taxt of the Quran is the same as what the Holy Prophet (P.B.U.H) wrote to the Companions. While the decrees of the Prophet whose term is Hadith, there are four forms of narration in the meaning (Riwayet bil Maana). Abbreviation of the text, simplification of the text, tradition of synonyms and the fourth case is that in which the narrator had an illusion of the word or was confused about the matter, so he mentioned it in the text. But Mohadditheen have allowed the above-mentioned forms of narration in the meaning (Riwayet bil Maana) with certain conditions.
This article deals with the above said conditions of Riwayet Bil Maana in detail.
Keywords: Holy Quran, Hadiths, the prophetic religion, Companions, Mohadditheen, inscription, Narration in the meaning (Riwayat bil Maana), Abbreviation, simplification, tradition of synonyms

قرآن حکیم کے بعد احادیث نبویہ ﷺ دین اسلام کا دوسرا بڑا معتبر ذریعہ ہیں۔اس اہمیت کے پیش نظر صحابہ کرامؓ، تابعین عظام وتبع تابعین اور علماء و محدثین نے جیسے قرآن حکیم کو سینوں میں محفوظ کیا، اسی طرح ذخیرہ احادیث کو حفظ و تحریر اور درس و تدریس کے ذریعہ محفوظ بنایا اور قبول حدیث کے ایسے حتمی اور معتبر اصول وضع

کیے کہ احادیث نبویہ ﷺ میں اختراع اور شک وشبہ کا خاتمہ ممکن ہوا، انہی طریقوں میں سے ایک مقبول طریقہ روایت بالمعنیٰ کا ہے۔ روایت بالمعنیٰ یہ ہے کہ راوی، روایت کے الفاظ کی بجائے معانی کو اپنے الفاظ میں بیان کرے۔[1]

روایت بالمعنیٰ ایک فطری اور عقلی طریقہ کار ہے جو کہ محدثین عظام نے برتا ہے۔ دین اسلام کے مصادر اصلیہ قرآن وحدیث ہیں۔ اہل علم کا قرآن حکیم کے بارے میں یہ دعویٰ ہے کہ اس کا متن من وعن وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو قرآن کی حیثیت سے لکھوایا، جب کہ فرامین رسول اللہ ﷺ جن کا اصطلاحی نام حدیث ہے، میں روایت بالمعنیٰ کی چار صورتیں ہیں۔ اختصار متن، تبسیط متن، مترادف الفاظ کی روایت اور چوتھی صورت وہ ہے جس میں راوی کو لفظ کا وہم ہوا یا بات کے بارے میں تردد ہوا تو اس نے متن میں ذکر کر دیا۔ لیکن محدثین نے روایت بالمعنیٰ کی مذکورہ صورتوں کی اجازت کچھ مخصوص شرائط کے ساتھ دی ہے۔

اس آرٹیکل میں غزوہ خندق کے واقعات کا روایت بالمعنیٰ کی روشنی میں جائزہ لیا جائے گا۔

غزوہ خندق (بمطابق شوال ۵ ہجری، ۶۲۷ء) کے واقعات میں روایت بالمعنیٰ کا جائزہ

تعارف غزوہ:

اس غزوہ کے دو نام ہیں، چونکہ حفاظت کے لیے آنحضور ﷺ کے حکم سے مدینہ کے گرد خندق کھودی گئی، اس لیے اس کو غزوہ خندق کہتے ہیں۔ دوسرا نام احزاب ہے، احزاب، حزب کی جمع جس کے معنی گروہ یا جماعت کے ہیں۔ اس غزوہ میں کفار کے بہت سے قبائل اور بہت سی جماعتیں متحد محاذ بنا کر مسلمانوں کو ختم کر دینے کا معاہدہ کر کے مدینہ پر چڑھ آئی تھیں، اس لیے اس کا نام احزاب رکھا گیا۔[2]

اس غزوہ کا سبب یہ تھا کہ یہود کے قبیلہ بنو نضیر کو آپ ﷺ نے مدینہ سے باہر نکال دیا تھا اور وہ خیبر میں مقیم ہو گئے۔ جب اہل خیبر کو علم ہوا کہ احد میں قریش کو غلبہ حاصل ہوا، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ابوسفیان نے پھر جنگ کی دھمکی دی ہے تو حیی بن اخطب سرداران بنو نضیر کی ایک جماعت لے کر مکہ پہنچا اور قریش کو نصف پیداوار کا لالچ دے کر آپ ﷺ کے خلاف جنگ کے لیے آمادہ کیا۔

اس طرح قریش مکہ چار ہزار کا لشکر لے کر نکلے اور مر الظہران پر دیگر قبائل کی شرکت سے دس ہزار کی بھاری جمعیت لے کر روانہ ہوئے۔ جب آپ ﷺ کو قریش مکہ کی آمد کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا۔ چنانچہ حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے چھ دن میں خندق کھودی گئی۔ آپ ﷺ بھی خندق کھودنے میں برابر کے شریک تھے۔

غرض مسلمان خندقیں کھود کر فارغ ہوئے تو قریش دس ہزار کی جمعیت کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوئے اور جبل احد کے قریب پڑاؤ ڈالا۔ بیس دن تک محاصرہ جاری رہا۔ پھر اللہ کی غیبی مدد سے رات کے وقت سخت طوفان آیا کہ قریش کے خیمے الٹ گئے،ان کی ہانڈیاں منتشر ہوگئیں۔ مشرکین بدحواس ہوگئے، حتیٰ کہ شکست سے دوچار ہو کر واپس لوٹ گئے۔[3]

جب خندق کھودی جارہی تھی، تو حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے آپ ﷺ کو بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھے دیکھا تو ان سے برداشت نہ ہوا، اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور ان سے کھانا بنانے کا کہا، پھر آپ ﷺ کو دعوت دی۔ نبی ﷺ اپنے تمام اصحاب کے ساتھ کھانے کے لیے تشریف لائے۔ کھانا آپ ﷺ کی برکت سے زیادہ ہوگیا۔ تمام اصحاب نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اس فصل میں مذکورہ واقعہ کا روایت بالمعنیٰ کے اعتبار سے جائزہ لیا جائے گا۔

غزوہ خندق کے واقعات کا روایت بالمعنیٰ کے حوالے سے جائزہ

ا۔ خندق کی کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان آگئی ،حضرت جابر نے نبی ﷺ سے مدد کی درخواست کی ،تو آپ ﷺ نے فرمایا، اس پر پانی چھڑکو، کچھ روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، میں اندر اترتا ہوں۔ روایات میں کمی بیشی کا جائزہ لیا جاتا ہے:

- مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت جو محاربی کے طرق سے جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ ہم خندق کے دن جب خندق کھود رہے تھے، اس حال میں کہ ہم نے تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا اور نہ ہم اس پر قادر تھے۔ خندق کی کھدائی کے دوران ایک پہاڑی چٹان آگئی۔ پس میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہاں ایک پہاڑی چٹان ہے، پس ہم نے اس پر پانی چھڑک دیا ہے۔
  هَذِهِ كُدْيَةٌ قَدْ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ , فَرَشَشْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ[4]

اس روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد أَنَا نَازِلٌ فَرُشُّوهَا بِالْمَاءِ حذف ہے۔

- سنن دارمی کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔[5]
- مسند احمد میں صرف اتنا آیا ہے کہ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے خندق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر کام کیا۔ عَمِلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ [6]

- صحیح بخاری کی جو روایت خلاد بن یحییٰ کے طرق سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے، اس میں ہے کہ حضرت جابر نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ، خندق میں ایک چٹان ظاہر ہو گئی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اندر اترتا ہوں۔هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الخَنْدَقِ، فَقَالَ: «أَنَا نَازِلٌ»[7]
- الجامع الصحیح میں ہے:

هَذِهِ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: " أَنَا نَازِلٌ فَرُشُّوهَا بِالْمَاءِ " , فَرَشُّوهَا , " ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ [8]

اس روایت میں آپ ﷺ نے پانی چھڑکنے کا حکم دیا، پھر یہاں " ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ کے الفاظ اضافی ہیں۔

- واقدی کی روایت میں ہے کہ جب لوگوں کو سخت چٹان کا مسئلہ درپیش آیا تو انہوں نے اپنی گینتی کے ساتھ ضربیں لگائیں، یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی، پس انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بلایا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس کو چٹان پر ڈالا تو وہ بھربھری ہو گئی۔ روایت کے اصل الفاظ درج کیے جاتے ہیں۔

أَصَابَ النّاسُ كُدْيَةً يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَضَرَبُوا فِيهَا بِمَعَاوِلِهِمْ حَتّى انْكَسَرَتْ، فَدَعَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبّهُ عَلَيْهَا فَعَادَتْ كَثِيبًا [9]

۲۔جب رسول اللہ ﷺ چٹان کو توڑنے کے لیے تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پیٹ پر بھوک کی شدت سے پتھر بندھے تھے۔ روایات کا معنوی جائزہ لیا جاتا ہے:

- مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے : آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو آپ کے پیٹ سے پتھر بندھا تھا۔ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ
- سنن دارمی کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ صحیح بخاری کی جو روایت خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی ہے، اس میں بھی یہی آیا ہے۔
- صحیح بخاری ہی کی جو روایت عمرو بن علی کے طرق سے مروی ہے، اس میں ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو شدید بھوکا پایا۔رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا،[10]
- صحیح مسلم کے الفاظ ہیں: رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا[11]

اس روایت میں شَدِيدًا کا لفظ حذف ہے۔ علاوہ ازیں یہاں بِالنَّبِيِّ کی جگہ بِرَسُولِ کا لفظ آیا ہے۔

- مستخرج ابو عوانہ کی روایت میں اضافہ ہے، روایت کے الفاظ ہیں:

لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ، رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا[12]

اس روایت میں لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ کے الفاظ ہیں، اس سے ماقبل کسی روایت میں یہ الفاظ نہیں آئے۔ تمام روایات میں فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ کے الفاظ آئے ہیں۔

- معجم الاوسط کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی بھوک کی شدت سے اپنے بطنوں پر پتھر باندھے ہوئے تھے: ل

ﹷمَّا حَفَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَنْدَقَ أَصَابَ الْمُسْلِمِينَ جَهْدٌ شَدِيدٌ، حَتَّى رَبَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَطْنِهِ صَخْرَةً مِنَ الْجُوعِ، وَأَصْحَابُهُ،[13]

اس روایت میں اضافہ ہے کہ مسلمانوں کو خندق کی کھدائی کے دوران شدید محنت کرنا پڑی۔ یہاں تک کہ نبی ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے بطنوں پر بھوک کی شدت سے پتھر بندھے تھے۔

- مستدرک کی روایت کے الفاظ ہیں: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا[14] بیہقی کی سنن الکبریٰ کے الفاظ بھی یہی ہیں۔
- الجامع الصحیح للسنن والمسانید کے الفاظ درج ذیل ہیں: فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ شَدَّ عَلَى بَطْنِهِ حَجَرًا مِنَ الْجُوعِ
- واقدی نے لکھا ہے: وَرَأَيْته خَمِيصًا، وَرَأَيْت بَيْنَ عُكَنِهِ الْغُبَارَ (میں نے آپ ﷺ کو بھوکا پایا اور آپ کے پیٹ پر غبار تھا۔)

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں کدال کے لیے فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ أَوِ الْمِسْحَاةَ آیا ہے جبکہ صحیح بخاری کی جو روایت خلاد بن یحییٰ کے طرق سے حضرت جابرؓ سے مروی ہے، اس میں المِعْوَلَ لکھا ہے۔

۴۔ سنن دارمی میں چٹان ریت کا ڈھیر بن گئی، کے لیے فَعَادَتْ كَثِيبًا أَهْيَلَ آیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ کے الفاظ بھی یہی ہیں، جبکہ صحیح بخاری کی جو روایت خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی ہے، اس میں ہے: فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلَ، أَوْ أَهْيَمَ، (دونوں کے معنی ایک ہیں۔ جیسے بہنے والی ریت ہوتی ہے، اس پر پاؤں رکھ دو تو وہ نیچے کو جاتی ہے، اسی طرح آپ ﷺ کی ضرب سے وہ چٹان ریت کی طرح بہہ گئی۔)[15]

واقدی کی روایت میں صرف فَعَادَتْ كَثِيبًا کے الفاظ آئے ہیں۔

۵۔ حضرت جابرؓ نے جب آپ ﷺ کو حالت بھوک میں دیکھا تو آپ ﷺ سے اجازت لے کر گھر آئے، جبکہ کچھ روایات میں اجازت کا تذکرہ نہیں ہے۔ روایات کا معنوی اعتبار سے جائزہ لیا جاتا ہے:

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت جابر نے کہا: یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیں، آپ ﷺ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی۔ يَا رَسُولَ اللَّهِ , ائْذَنْ لِي , فَأَذِنَ لِي۔ سنن دارمی کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔
- صحیح بخاری کی جو روایت خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی ہے، اس میں ہے: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي إِلَى البَيْتِ، اس روایت میں إِلَى البَيْتِ کے الفاظ اضافی ہیں۔ الجامع الصحیح للسنن والمسانید کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔
- صحیح بخاری کی دوسری روایت جو عمرو بن علی کے طرق سے مروی ہے، اس میں اجازت لینے کا تذکرہ نہیں، صرف یہ الفاظ ہیں:

فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي، (میں اپنی اہلیہ کی طرف پلٹا)

- صحیح مسلم اور مستخرج ابو عوانہ کی روایات کے الفاظ بھی یہی ہیں۔
- واقدی نے لکھا ہے: فَأَتَيْتُ امْرَأَتِي فَأَخْبَرْتُهَا (پس میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اس کو خبر دی۔) اس روایت میں بھی اجازت لینے کا تذکرہ نہیں ہے۔
- ابن ہشام نے لکھا ہے: فَأَمَرْتُ امْرَأَتِي[16] (میں نے اپنی بیوی کو حکم دیا۔)

۶۔ حضرت جابرؓ نے اپنی بیوی سے جس انداز میں کھانے کا پوچھا، کتب احادیث میں مختلف معنیٰ کے ساتھ نقل ہوا ہے:

- مصنف ابن ابی شیبہ اور سنن دارمی کی روایت میں درج ذیل الفاظ آئے ہیں:

  فَقُلْتُ: ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ، قَدْ رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟

(میں نے کہا: تیری ماں تجھے کھودے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی حالت میں دیکھا ہے کہ مجھے اس پر صبر نہیں آرہا، تو کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟)

- صحیح بخاری میں درج ذیل الفاظ آئے ہیں: فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ، فَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟

اس روایت میں ثَكِلَتْكِ أُمُّكِ کے الفاظ حذف ہیں۔ علاوہ ازیں مصنف کی روایت میں قَدْ رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ کے الفاظ ہیں جبکہ صحیح بخاری میں رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ آئے ہیں۔ پھر مصنف کی روایت میں لَا صَبْرَ لِي عَلَيْهِ کے الفاظ ہیں جبکہ بخاری میں مَا كَانَ فِي ذَلِكَ صَبْرٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

صحیح مسلم اور مستدرک کی روایات میں صرف آپ ﷺ کی بھوک کی سختی کو بیان کیا گیا ہے۔

- صحیح مسلم میں آیا ہے: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيدًا، مستدرک حاکم اور مستخرج ابو عوانہ کی روایات کے الفاظ بھی یہی ہیں۔
- سنن بیہقی میں ہے: فَقُلْتُ لِأَهْلِي هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ حَتَّى نَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ (پس میں نے اپنی گھر والی سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے تاکہ ہم نبی ﷺ کو مدعو کر سکیں۔)

اس روایت میں حَتَّى نَدْعُوَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے الفاظ اضافی ہیں۔

- واقدی نے درج ذیل الفاظ بیان کیے ہیں: فَأَتَيْت امْرَأَتِي فَأَخْبَرْتهَا مَا رَأَيْت مِنْ خَمَصِ بَطْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے کہا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے بطن کی بھوک نہیں دیکھی جا رہی۔)

۷۔ کتب احادیث میں جو کی مقدار میں اختلاف ہے، اسی طرح بکری کے بچے کے لیے بھی مختلف اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ درج ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے:

- مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے: جابر کی بیوی نے کہا، میرے پاس ایک صاع جو اور ایک بکری ہے۔ قَالَتْ: عِنْدِي صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَعَنَاقٌ۔
- مسند احمد کی روایت میں ہے: حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میرے پاس موٹی تازی ایک کھیری عمر کی چھوٹی سی بکری تھی۔ میں نے سوچا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے کھانے کے لیے اسی بکری کو پکالیں۔ میں نے اپنی اہلیہ کو حکم دیا تو اس نے کچھ جو پیس کر آٹا تیار کیا اور ہمارے لیے روٹیاں پکائیں، اس بکری کو ذبح کیا اور ہم نے اسے آپ ﷺ کے لیے بھونا۔

  فَكَانَتْ عِنْدِي شُوَيْهَةٌ عَنْزٍ جَذَعٌ سَمِينَةٌ، قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللهِ لَوْ صَنَعْنَاهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَمَرْتُ امْرَأَتِي فَطَحَنَتْ لَنَا شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ، وَصَنَعَتْ لَنَا مِنْهُ خُبْزًا، وَذَبَحَتْ تِلْكَ الشَّاةَ فَشَوَيْنَاهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
- صحیح بخاری کی جو روایت خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی ہے، اس کے الفاظ ہیں:

  قَالَتْ: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ، فَذَبَحْتُ العَنَاقَ، وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي البُرْمَةِ،

مسند احمد کی روایت میں تھا کہ ہم نے گوشت کو آپ ﷺ کے لیے بھونا۔ جبکہ اس روایت میں ہے کہ ہم نے گوشت کو چولھے پر ہانڈی میں رکھا۔ علاوہ ازیں اس روایت میں شعیر (جو) کی مقدار کا تعین نہیں کیا گیا۔ جبکہ مصنف کی روایت میں صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ کے الفاظ آئے ہیں۔

- البتہ صحیح بخاری کی جو روایت عمرو بن علی سے مروی ہے، اس میں درج ذیل الفاظ بیان ہوئے ہیں:

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ، فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي، فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا

(وہ میرے پاس ایک تھیلالائی جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس ایک پالتو بکری کا بچہ تھا جسے میں نے ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کو چکی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھی۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا۔)

اس روایت میں فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا کے الفاظ اضافی ہیں۔ علاوہ ازیں یہاں بکری کے بچہ کے لیے بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ کے الفاظ آئے ہیں۔ مسند احمد کی روایت میں شُوَيْهَةُ عَنْزٍ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ صحیح بخاری میں عَنَاقٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

- صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ بھی صحیح بخاری کی عمرو بن علی کے طرق سے مروی روایت سے ملتے جلتے ہیں۔

- مستخرج ابو عوانہ کی روایت میں ہے:

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ امْرَأَتِي مُدًّا مِنْ شَعِيرٍ، فَطَحَنْتُهُ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ، فَذَبَحْتُهَا، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا

اس روایت میں جِرَابًا حذف ہے۔ یہاں امْرَأَتِي کا لفظ اضافی ہے۔ علاوہ ازیں جو کی مقدار ایک مد آئی ہے۔

- معجم الاوسط میں آیا ہے کہ ان کے پاس کچھ جو تھے اور ایک بکری کا بچہ:

فَذَبَحْتُ عَنَاقًا وَأَمَرْتُ أَهْلِي فَخَبَزُوا شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَهُمْ

(پس میں نے بکری ذبح کی اور اپنی اہلیہ کو حکم دیا کہ ان کے پاس تھوڑی مقدار میں جو موجود ہیں، اس کی روٹی بناؤ۔)

اس روایت میں بھی جو کی مقدار کا تعین نہیں کیا گیا، بلکہ کم سے کم مقدار بتائی گئی ہے۔

- بیہقی کی روایت کے الفاظ ہیں: مَا عِنْدَنَا إِلَّا صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ , قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: اطْحَنِيهِ , قَالَ: وَذَبَحْتُ عَنَاقًا عِنْدَنَا[17]

- الجامع الصحیح کا مضمون ہے: عِنْدِي شَعِيرٌ وَعَنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعَنَاقَ , وَطَحَنَتْ الشَّعِيرَ , حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ، اس روایت میں حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ کے الفاظ آئے ہیں، جبکہ اس سے ما قبل روایات میں فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

○ واقدی نے لکھا ہے کہ ان کے پاس بکری کا بچہ اور ایک مد جو تھے۔ وَاللهِ، مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلّا هَذِهِ الشّاةُ وَمُدّ مِنْ شَعِيرٍ

یہاں وَاللهِ، مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ کے الفاظ اضافی ہیں۔

○ ابن ہشام نے لکھا ہے کہ ان کے پاس بکری کا بچہ دبلا پتلا تھا، اور کچھ جو تھے، جن کو انہوں نے پیس لیا۔
فَكَانَتْ عِنْدِي شُوَيْهَةٌ، غَيْرُ جِدِّ سَمِينَةٌ فَطَحَنَتْ لَنَا شَيْئًا مِنْ شَعِيرٍ

۸۔روایات میں آیا ہے کہ حضرت جابر نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ ایک یا دو اپنی مرضی کے ساتھی لے کر تشریف لائیں، اور کہیں آیا ہے کہ صرف آپ ﷺ تشریف لائیں۔ روایات کا جائزہ لیا جاتا ہے:

○ مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت کے الفاظ ہیں، ہم نے کھانا تیار کیا ہے، پس آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب میں سے ایک یا دو میرے ہمراہ چلیں۔
إِنَّ عِنْدَنَا طُعَيِّمًا لَنَا , فَإِنْ رَأَيْتُ أَنْ تَقُومَ مَعِي أَنْتَ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ مَعَكَ فَعَلْتُ

○ سنن دارمی کے الفاظ بھی یہی ہیں۔

○ مسند احمد کی روایت میں ہے: جب شام ہوئی اور آپ ﷺ نے خندق سے واپسی کا ارادہ فرمایا۔ سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم دن کو کام کیا کرتے اور شام کے وقت اہل و عیال میں واپس آجاتے تھے، میں نے عرض کی ،اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے ہاں ایک چھوٹی سی بکری تھی، میں نے آپ ﷺ کے لیے وہ تیار کی ہے اور جو کی کچھ روٹیاں بھی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے ساتھ میرے گھر تشریف لے چلیں۔
فَلَمَّا أَمْسَيْنَا وَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الِانْصِرَافَ عَنِ الْخَنْدَقِ، قَالَ: وَكُنَّا نَعْمَلُ فِيهِ نَهَارًا، فَإِذَا أَمْسَيْنَا رَجَعْنَا إِلَى أَهْلِنَا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ صَنَعْتُ لَكَ شُوَيْهَةً كَانَتْ عِنْدَنَا، وَصَنَعْنَا مَعَهَا شَيْئًا مِنْ خُبْزِ هَذَا الشَّعِيرِ، فَأُحِبُّ أَنْ تَنْصَرِفَ مَعِي إِلَى مَنْزِلِي، وَإِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ يَنْصَرِفَ مَعِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ

اس روایت کا انداز بیان ہی منفرد ہے۔ اس روایت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت جابرؓ نے جب دعوت کی تو وہ شام کا وقت تھا اور یہ بھی کہ نبی ﷺ اور اصحاب النبی ﷺ خندق کھودنے کے عمل سے فراغت پا چکے تھے۔ علاوہ ازیں اسی روایت سے معلوم ہوا کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ دن کو کام کرتے اور شام کو اپنے اہل و عیال میں واپس آجاتے۔

اس روایت میں حضرت جابرؓ نے نبی ﷺ کو ہی مدعو کیا ہے، جبکہ دیگر روایات میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک یا دو ساتھیوں کو مدعو کرنے کا تذکرہ ہے۔

- صحیح بخاری کی روایت جو خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی ہے، اس کے الفاظ ہیں: میں نے کھانا بنایا ہے، پس آپ ﷺ ایک یا دو آدمیوں کے ساتھ تشریف لائیں۔ طُعَيِّمٌ لِي، فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلاَنِ اس روایت کے مطابق کھانا تیار کر لیا گیا ہے، جبکہ دیگر طرق سے آنے والی روایات میں ہے کہ انہوں نے صرف گوشت کو چولھے پر چڑھایا اور آٹا گوندھ کر نبی ﷺ کو مطلع کیا۔
- صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: یا رسول اللہ ﷺ ہم نے بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیس لیے ہیں، جو ہمارے پاس تھے، پس آپ ﷺ اور آپ کے ساتھ دو ایک صحابہؓ تشریف لائیں۔ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ
- صحیح مسلم کی روایت کے الفاظ ہیں: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا، وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ، اس روایت کے الفاظ صحیح بخاری کی روایت سے ملتے جلتے ہیں۔ معمولی لفظی فرق ہے: اس روایت میں إِنَّا قَدْ کے الفاظ اضافی ہیں۔ پھر صحیح بخاری کی روایت میں ہے، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ جبکہ اس کی جگہ مسلم میں فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ کے الفاظ آئے ہیں۔ یعنی صحیح بخاری کی روایت میں "و" ہے، یہاں اس کی جگہ "فی" ہے۔
- مستخرج ابو عوانہ میں ہے، جب میں کھانا بنا کر فارغ ہوا تو میں نے کہا، رسول پاک ﷺ کے پاس جا کر میں انہیں بلاتا ہوں۔ میری بیوی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو (کھانے کی) خبر دی۔

  فَفَرَغْتُ إِلَى فَرَاغِي، فَقُلْتُ: حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْعُوهُ، فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ

اس روایت میں حضرت جابرؓ کی اہلیہ کی ذہنی کیفیت بیان کی گئی ہے کہ وہ کھانے کے کم ہونے کی وجہ سے پریشان تھی۔ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ۔ علاوہ ازیں یہاں صرف فَأَخْبَرْتُهُ کہہ کر بات ختم کی گئی ہے، باقی کی تفصیل حذف ہے۔

- معجم الاوسط کے الفاظ مختصر ہیں: ثُمَّ دَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ،

اس روایت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ افراد کے آنے یا نہ آنے کے حوالے سے کوئی بات نہیں کی گئی۔

- مستدرک حاکم میں ہے: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ ذَبَحْنَا بَهِيمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ،

اس روایت میں بھی آپ ﷺ کو چند افراد کے ساتھ مدعو کیا گیا۔

- سنن بیہقی میں ہے: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ عِنْدَنَا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَعِنْدَنَا عَنَاقٌ أَوْ شَاةٌ فَذَبَحْنَاهَا

اس روایت میں بکری کے بچے کے لیے عَنَاقٌ أَوْ شَاةٌ کے الفاظ آئے۔ ایک روایت میں شُوَيْهَةً کی اصطلاح آئی۔ پھر بَهِيمَةٌ کا لفظ بھی استعمال کیا گیا۔

- واقدی نے بیان کیا ہے: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ صَنَعْت لَك طَعَامًا فَأْتِ أَنْتَ وَمَنْ أَحْبَبْت مِنْ أَصْحَابِك

واقدی کی روایت کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ انہوں نے آپ ﷺ کو اختیار دیا، جو ساتھی آپ ﷺ کو محبوب ہیں، ان کے ہمراہ تشریف لائیں۔

- ابن ہشام کی روایت میں ہے کہ حضرت جابرؓ نے صرف آپ ﷺ کو دعوت دی ہے، یارسول اللہ ﷺ، ہمارے پاس بکری تھی، اس کا شوربہ بنایا ہے، اور اس جو کے آٹے سے کچھ روٹیاں بنائی ہیں، پس میں پسند کرتا ہوں کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اکیلے تشریف لائیں۔
  يَا رَسُولَ اللَّهِ، إنِّي قَدْ صَنَعْتُ لَكَ شُوَيْهَةً كَانَتْ عِنْدَنَا، وَصَنَعْنَا مَعَهَا شَيْئًا مِنْ خُبْزِ هَذَا الشَّعِيرِ، فَأُحِبُّ أَنْ تَنْصَرِفَ مَعِي إلَى مَنْزِلِي، وَإِنَّمَا أُرِيدُ أَنْ يَنْصَرِفَ مَعِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ

۹۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ کو ہدایت کی کہ میرے آنے تک ہانڈی کو چولہے سے نہ اتارنا اور روٹی کو تنور سے نہ نکالنا۔ آپ ﷺ کے الفاظ کو مختلف محدثین نے معنوی انداز میں نقل کیا ہے۔ درج ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے:

- مصنف عبد الرزاق میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کتنا ہے؟ میں نے کہا، ایک صاع جو اور ایک بکری کا بچہ، پس آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی اہلیہ کی طرف واپس جاؤ اور اسے کہو کہ چولہے سے ہانڈی نہ اتارنا اور نہ تنور سے روٹی نکالنا، یہاں تک کہ میں آجاؤں۔
  فَقَالَ: «وَكَمْ هُوَ؟» قُلْتُ: صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، وَعَنَاقٌ، فَقَالَ: «ارْجِعْ إِلَى أَهْلِكَ وَقُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْقِدْرَ مِنَ الْأَثَافِيِّ، وَلَا تُخْرِجِ الْخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ»

اس روایت میں آپ ﷺ نے حضرت جابرؓ سے کھانے کی مقدار بھی پوچھی۔

- سنن دارمی کے الفاظ بھی یہی ہیں۔
- صحیح بخاری میں کثیر طیب اضافی ہے۔ باقی الفاظ مترادف ہیں۔ قَالَ: "كَثِيرٌ طَيِّبٌ، قَالَ: قُلْ لَهَا: لاَ تَنْزِعِ البُرْمَةَ، وَلاَ الخُبْزَ مِنَ التَّنُّورِ حَتَّى آتِيَ

اس روایت میں الْقِدْرَ کی جگہ البُرْمَۃَ آیا ہے۔ یہاں وَلَا تُخْرِجِ حذف ہے۔

- جبکہ صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلاَ تَخْبِزُنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ. یہی الفاظ امام مسلم نے بھی نقل کیے ہیں۔

اس روایت میں لَا تَنْزِعِ الْقِدْرَ مِنَ الْأَثَافِيِّ کی جگہ لاَ تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ کے الفاظ آئے ہیں۔ یہاں مِنَ الْأَثَافِيِّ حذف ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت میں تنور کے لیے عَجِينَكُمْ کا لفظ آیا ہے۔

- مستخرج ابو عوانہ کے الفاظ درج ذیل ہیں: لا تنزلنَّ برمتكم، ولا تخبزن عجينتكم حتى أجيء
- واقدی نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے برتن کو ڈھانک کر رکھنے کا حکم دیا۔ سالن لینے کے بعد ہانڈی کو ڈھانپ لو اور تنور سے روٹی لینے کے بعد پھر ڈھانپ دو۔ اغْرِفُوا وَغَطّوا الْبُرْمَةَ، وَأَخْرِجُوا مِنْ التّنّورِ الْخُبْزَ ثُمّ غَطّوهُ.

۱۰۔ جب آپ ﷺ تمام صحابہ کو لے کر حضرت جابرؓ کے گھر تشریف لائے تو حضرت جابر اور ان کی اہلیہ کا ردعمل مختلف اصحاب الحدیث والسیر نے مختلف بیان کیا ہے۔ روایات کا معنوی جائزہ لیا جاتا ہے:

- مصنف ابن ابی شیبہ کی روایت میں تفصیلی تبصرہ ہے، لکھا ہے: پس میں نے اپنی اہلیہ سے کہا، تیری ماں تجھے کھودے، رسول اللہ ﷺ اپنے تمام صحابہ کے ساتھ تشریف لائے ہیں، پس اس نے کہا: کیا رسول ﷺ نے آپ سے کھانے کے بارے میں پوچھا نہیں تھا۔ میں نے کہا ہاں، اس نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ہم نے تو ان کو خبر کر دی جو ہمارے پاس تھا۔
  فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي ; ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ , جَاءَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ , فَقَالَتْ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَكَ عَنِ الطَّعَامِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ , فَقَالَتِ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ , قَدْ أَخْبَرْتُهُ بِمَا كَانَ عِنْدَنَا
- سنن دارمی میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت جابر کہتے ہیں، مجھے اتنی حیا آئی کہ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فَاسْتَحْيَيْتُ حَيَاءً لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ
- صحیح بخاری کی جو روایت خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی ہے، اس میں درج ذیل الفاظ آئے ہیں: جب وہ اپنی بیوی کے پاس آئے، انہوں نے کہا کہ تم پر افسوس ہے، نبی ﷺ مہاجرین و انصار اور جو بھی ان کے ساتھ لوگ ہیں، سب کے ساتھ آرہے ہیں۔ اس نے کہا کیا انہوں نے آپ سے کچھ پوچھا تھا؟ میں نے کہا ہاں۔
  فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى امْرَأَتِهِ قَالَ: وَيْحَكِ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ وَمَنْ مَعَهُمْ، قَالَتْ: هَلْ سَأَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ

- صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے: اور رسول اللہ ﷺ سب لوگوں کے ساتھ آ گئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو اس نے کہا کہ اللہ تمہارے ساتھ برا کرے (تم اتنے لوگوں کو لے کر آ گئے اور کھانا تھوڑا ہے) میں نے بتایا کہ میں نے وہی کیا تھا جو تم نے کہا تھا۔

فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ، فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ،

اس روایت کے الفاظ صحیح بخاری کی پہلی روایت سے مختلف ہیں، خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی روایت میں حضرت جابر اپنی بیوی پر افسوس کر رہے تھے اور اس روایت میں ان کی بیوی حضرت جابرؓ کو طعن کر رہی تھیں۔

- صحیح مسلم کی روایت میں بھی یہی الفاظ آئے ہیں۔
- مستخرج ابو عوانہ کی روایت میں صرف فقالت: بِکَ وَبِکَ کے الفاظ ہی آئے ہیں۔
- معجم الاوسط میں آیا ہے کہ حضرت جابرؓ نے جب رسول اللہ ﷺ کو تمام لشکر کے ساتھ تشریف لاتے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میں نے تو صرف آپ کے لیے اور آپ کے چند ساتھیوں کے لیے بکری کے بچے کو پکا کر کھانا تیار کیا ہے۔

فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَيْشُ جَمِيعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هِيَ عَنَاقٌ، جَعَلْتُهَا لَكَ وَلِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِكَ

- سنن بیہقی میں ہے، پس اس نے کہا: اللہ تمہارا برا کرے آج مجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رسوانہ کرنا۔ فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ لَا تَفْضَحْنِي الْيَوْمَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
- واقدی نے لکھا ہے: پھر آپ ﷺ نے فرمایا، جواب دیں جابر نے تمہاری دعوت کی ہے۔ پس وہ آپ ﷺ کے ساتھ آ گئے۔ میں نے کہا، اللہ کی قسم یہ کتنی رسوائی کی بات ہے۔ پس میں اپنی عورت کے پاس آیا اور اسے خبر دی، اس نے کہا، تم نے ان کو دعوت دی یا نبی ﷺ نے ان کو بلایا۔ میں نے کہا بلکہ انہوں نے ان کو دعوت دی، اس نے کہا اگر انہوں نے بلایا ہے تو وہ بہتر جانتے ہیں۔

ثُمّ قَالَ: أَجِيبُوا، جابِرٌ يَدْعُوكُمْ! فَأَقْبَلُوا مَعَهُ فَقُلْت: وَاَللهِ، إنّهَا الْفَضِيحَةُ! فَأَتَيْت الْمَرْأَةَ فَأَخْبَرْتهَا فَقَالَتْ: أَنْتَ دَعَوْتهمْ أَوْ هُوَ دَعَاهُمْ؟ فَقُلْت: بَلْ هُوَ دَعَاهُمْ! قَالَتْ: دَعْهُمْ، هُوَ أَعْلَمُ.

- ابن ہشام نے حضرت جابرؓ کا رد عمل بیان کیا ہے کہ جب انہیں پتہ چلا کہ آپ ﷺ کے ساتھ تمام ساتھی ہیں تو انہوں نے اناللہ پڑھی۔ روایت بیان کی جاتی ہے:

أَنْ انْصَرِفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَيْتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

۱۱۔ آپ ﷺ نے آٹھ آٹھ اور بعض روایات کے مطابق دس دس افراد کا گروہ بنایا، جن کو کھانا کھلایا گیا، روایات کا معنوی جائزہ لیا جاتا ہے۔

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک پیالے پر سات یا آٹھ افراد بیٹھ جائیں۔
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَجْلِسْ عَلَى الصَّحْفَةِ سَبْعَةٌ أَوْ ثَمَانِيَةٌ
- سنن دارمی میں بھی یہی آیا ہے۔
- بخاری و مسلم میں گروہوں میں بیٹھنے کے حوالے سے کوئی تاکید بیان نہیں کی گئی۔
- معجم الاوسط میں دس دس کے گروہ کا ذکر آیا ہے: فرمایا، دس افراد داخل کرو، میں نے ایسا ہی کیا، پس جب انہوں نے کھالیا اور وہ سیر ہو کر نکل گئے تو اگلے دس افراد اخل کیے۔ قَالَ: «أَدْخِلْ عَشَرَةَ رِجَالٍ» فَفَعَلْتُ، فَإِذَا طَعِمُوا وَشَبِعُوا خَرَجُوا، وَأَدْخَلْتُ عَشَرَةَ أُخْرَى
- سنن بیہقی میں درج ذیل الفاظ آئے ہیں: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " ادْخُلُوا عَشَرَةً عَشَرَةً "
- واقدی نے بھی یہی لکھا ہے کہ وہ فرقوں میں تھے، دس دس۔ فَكَانُوا فِرَقًا، عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ

۱۲۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو کچھ روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے تنور میں لعاب ڈالا اور روٹیاں پکانے والی کو بلانے کا حکم دیا، کچھ روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے برکت کی دعا کی۔ روایات کا جائزہ لیا جاتا ہے:

- مصنف کی روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے صحابہ سے فرمایا، رش نہ ڈالو، پھر آپ نے تنور اور ہانڈی پر برکت کی دعا فرمائی۔ اس روایت میں لعاب دہن ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔
فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: لَا تَضَاغَطُوا , ثُمَّ بَرَكَ عَلَى التَّنُّورِ وَعَلَى الْبُرْمَةِ
- مسند احمد کی روایت میں صرف آپ ﷺ کی طرف سے دعا کا تذکرہ ہے: اس روایت کے الفاظ ہیں: آپ ﷺ کے ہمراہ دوسرے لوگ آگئے۔ آپ ﷺ بیٹھ گئے، ہم نے تیار شدہ کھانا آپ کے سامنے پیش کیا، آپ ﷺ نے برکت کی دعا کی۔
فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقْبَلَ النَّاسُ مَعَهُ، قَالَ: فَجَلَسَ، وَأَخْرَجْنَاهَا إِلَيْهِ قَالَ: " فَبَرَكَ

اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کھانا مکمل طور پر تیار تھا، جب کہ اس سے ما قبل آنے والی روایات کے مطابق کھانا ابھی پک رہا تھا۔ ہانڈی تنور پر اور روٹی بنانے کے لیے آٹا تیار تھا۔

- صحیح بخاری کی روایت جو خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی ہے، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا، اندر داخل ہو جاؤ لیکن اژدھام نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد آپ ﷺ روٹی توڑنے لگے اور گوشت اس پر ڈالنے لگے۔ ہانڈی اور تنور دونوں ڈھکے ہوئے تھے۔

فَقَالَ: «ادْخُلُوا وَلاَ تَضَاغَطُوا» فَجَعَلَ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ، وَيُخَمِّرُ البُرْمَةَ وَالتَّنُّورَ

- صحیح بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور آپ ﷺ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کر دی اور برکت کی دعا کی۔ ہانڈی میں بھی آپ ﷺ نے اپنے لعاب دہن کی آمیزش کی اور برکت کی دعا فرمائی، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا، اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ، وہ میرے سامنے روٹیاں پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے، لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔

فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلاَ تُنْزِلُوهَا

- مستخرج ابو عوانہ کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔
- مسلم کی روایت میں ہے، حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے وہ آٹا نکالا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر ہماری ہانڈی کی طرف چلے اور اس میں بھی لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی، اس کے بعد (میری اہلیہ سے) فرمایا کہ ایک روٹی پکانے والی اور بلالے جو تیرے ساتھ مل کر پکائے اور ہانڈی میں سے ڈوئی نکال کر نکالتی جا، اس کو اتارنا مت۔

فَأَخْرَجْتُ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا

بخاری و مسلم کی دونوں روایات میں لفظی فرق بہت معمولی ہے، بخاری کی روایت میں ہے کہ میری بیوی گندھا ہوا آٹا لائی، مسلم کی روایت میں ہے کہ میں وہ آٹا لایا۔

- معجم الاوسط میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پیالہ لاؤ اور اس میں سالن ڈلوایا اور برکت کی دعا کی۔ پھر بسم اللہ کہا:

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ائْتِ بِقَصْعَةٍ» فَأَتَيْتُهُ بِقَصْعَةٍ، ثُمَّ قَالَ: «ائْدِمْ فِيهَا» ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: «بِسْمِ اللَّهِ»

- حاکم نے اپنی مستدرک میں ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ہانڈی میں اپنا لعاب ڈالا:
فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدَمَ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكْ، ثُمَّ قَالَ: «ادْعُو لِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ، وَأَفْرِغُوا مِنْ بُرْمَتِكُمْ، وَلَا تُنْزِلُوهَا»

بخاری و مسلم کی روایات میں وَاقْدَحِي کا لفظ آیا ہے جبکہ اس روایت میں وَ أَفْرِغُوا کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

- سنن بیہقی میں ہے کہ آپ ﷺ نے ہانڈی منگوائی اور اس میں گوشت رکھوایا پھر اس میں لعاب مبارک ڈالا اور برکت کی دعا کی اور روٹیاں بنانے والی کو بلوانے کی تاکید کی۔
فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: " ضَعُوا بُرْمَتَكُمْ " قَالَ: فَوَضَعُوا فِيهَا اللَّحْمَ فَبَسَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: انْظُرُوا خَابِزَةً تَخْبِزُ لَكُمْ

۱۳۔ روایات میں اختلاف ہے کہ اہل خندق کی تعداد کتنی تھی، کچھ روایات میں ہے کہ وہ ہزار تھے، کچھ کے مطابق آٹھ سو تھے اور کچھ میں ہے کہ وہ تین سو تھے۔ روایات کا جائزہ لیا جاتا ہے:

- مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ دعوت کھانے والے اہل خندق آٹھ سو تھے یا وہ تین سو تھے۔ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُمْ كَانُوا ثَمَانِمِائَةٍ أَوْ ثَلَاثَمِائَةٍ
- سنن دارمی میں آٹھ سو یا تین سو لکھنے کے بعد ایمن کا قول نقل کیا گیا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کتنے تھے۔ قَالَ أَيْمَنُ: لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا
- صحیح بخاری کی جو روایت عمرو بن علی کے طرق سے مروی ہے اس میں اہل خندق کی تعداد ایک ہزار بتائی گئی ہے۔ وَهُمْ أَلْفٌ
- صحیح مسلم میں بھی یہی تعداد بیان ہوئی ہے۔ مستدرک میں بھی ان کی تعداد ایک ہزار بتائی گئی ہے۔ یہی تعداد الجامع الصحیح للسنن والمسانید میں بیان ہوئی ہے۔
- مستخرج ابو عوانہ کے مطابق ان کی تعداد چار سو تھی۔ وَهُمْ أَرْبَعُمِائَةٍ،

۱۴۔ سب اہل خندق نے کھانا کھایا، حتی کہ بچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو بھوک نے بے حال کیا ہے، پس کھاؤ اور انہیں کھلاؤ۔ روایات کا معنوی جائزہ لیا جاتا ہے۔

- مصنف کی روایت میں ہے، تمام مسلمانوں نے سیر ہو کر کھانا کھالیا اور دوسرے گروہوں نے بھی کھالیا، پس رسول پاک ﷺ نے ہمیں فرمایا، لوگوں کو بھوک نے ستایا ہے، پس کھاؤ اور انہیں کھلاؤ۔ إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَصَابَتْهُمْ مَخْمَصَةٌ , فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا

- مسند احمد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے بعد لوگ باری باری آتے گئے، جب ایک گروہ فارغ ہو کر اٹھ جاتا تو دوسرے لوگ آجاتے۔ یہاں تک کہ تمام اہل خندق کھانا کھا گئے:

ثُمَّ أَكَلَ، وَتَوَارَدَهَا النَّاسُ كُلَّمَا فَرَغَ قَوْمٌ قَامُوا، وَجَاءَ نَاسٌ حَتَّى صَدَرَ أَهْلُ الْخَنْدَقِ عَنْهَا

- صحیح بخاری کی روایت جو خلاد بن یحییٰ کے طرق سے مروی ہے، اس میں ہے، آپ ﷺ برابر روٹی توڑتے جاتے اور گوشت اس میں ڈالتے جاتے، یہاں تک کہ تمام صحابہؓ شکم سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی گیا۔ آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب یہ کھانا تم خود کھاؤ اور لوگوں کے یہاں ہدیہ بھیجو، کیونکہ لوگ فاقہ میں مبتلا ہیں۔

فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الخُبْزَ، وَيَغْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: «كُلِي هَذَا وَأَهْدِي، فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ»

مصنف کی روایت میں مَجَاعَةٌ کی جگہ مَخْمَصَةٌ کا لفظ آیا ہے۔ علاوہ ازیں اس روایت میں كُلِي هَذَا وَأَهْدِي کے الفاظ آئے ہیں، جبکہ مصنف کی روایت میں فَكُلُوا وَأَطْعِمُوا کے الفاظ اس کی جگہ استعمال ہوئے۔

- صحیح بخاری کی دوسری روایت جو عمرو بن علی کے طرق سے جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے، اس میں ہے، حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام لوگ واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی، جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جارہی تھیں۔

فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ

- صحیح مسلم میں ہے انہوں نے کھالیا حتی کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے۔ ہماری ہانڈی پہلے کی طرح ابل رہی تھی اور ہمارا تنور پہلے کی طرح روٹیوں سے بھرا ہوا تھا۔

فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ: لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ-

- مستخرج ابو عوانہ کی روایت کے الفاظ بھی یہی ہیں۔ چند ایک معنوی تبدیلیاں ہیں۔

فَأُقْسِمُ بِاللَّهِ لَقَدْ أَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَإِنَّ قِدْرَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَتَنَا لَتُخْبَزُ كَمَا هِيَ

اس روایت میں حَتَّى شَبِعُوا کے الفاظ آئے جبکہ مسلم کی روایت میں اس کی جگہ حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا کے الفاظ استعمال ہوئے، علاوہ ازیں اس روایت میں بُرْمَتَنَا کی جگہ لَتَغِطُّ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

- معجم الاوسط کے الفاظ ہیں: حَتَّى بَلَغَ الْجَيْشُ جَمِيعًا، وَالطَّعَامُ كَمَا هُوَ، جبکہ مسند احمد کی روایت میں حَتَّى صَدَرَ أَهْلُ الْخَنْدَقِ عَنْهَا کے الفاظ آئے تھے۔
- بیہقی نے سنن الکبریٰ میں روایت نقل کی ہے:

فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهُمْ فَيَأْكُلُونَ حَتَّى أَتَى عَلَى آخِرِهِمْ وَإِنَّا لَنَقْدَحُ فِي بُرْمَتِنَا وَإِنَّ عَجِينَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ وَإِنَّ قِدْرَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ

اس روایت میں وَإِنَّ قِدْرَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ کے الفاظ اضافی ہیں۔

- واقدی کی روایت کے الفاظ ہیں:

فَأَكَلُوا حَتّى شَبِعُوا، وَأَكَلْنَا وَأَهْدَيْنَا، فَعَمِلَ النّاسُ يَوْمَئِذٍ كُلّهُمْ وَالنّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس روایت میں ہے کہ ہم نے کھایا اور ہدیہ کیا، جبکہ کتب احادیث کی روایات میں تھا کہ ہمیں حکم ہوا کہ ہم کھائیں اور ہدیہ کریں۔

- ابن ہشام نے لکھا ہے: كُلَّمَا فَرَغَ قَوْمٌ قَامُوا وَجَاءَ نَاسٌ، حَتَّى صَدَرَ أَهْلُ الْخَنْدَقِ عَنْهَا.

اس روایت کے الفاظ مسند احمد کی روایت سے ملتے جلتے ہیں۔ مسند کی روایت میں تھا: وَجَاءَ نَاسٌ حَتَّى صَدَرَ أَهْلُ الْخَنْدَقِ عَنْهَا

اس روایت میں كُلَّمَا فَرَغَ قَوْمٌ کے الفاظ اضافی ہیں۔

خلاصہ بحث:

تمام روایات کی اسناد صحیح ہیں، سوائے مصنف کی روایت کے، اس کی اسناد حسن درجہ کی ہیں، کیونکہ اس روایت کی اسناد میں عبدالرحمٰن محاربی ہیں، جو تدلیس کے مرتکب تھے۔ ایسے ہی سنن دارمی کی اسناد کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ان دونوں احادیث کے علاوہ تمام احادیث کی اسناد صحیح درجہ کی ہیں۔

خندق کی کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان آگئی، صحابہ کرامؓ نے نبی ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس پر پانی چھڑک دو، میں اندر اترتا ہوں، کچھ روایات میں صرف اتنا آیا ہے کہ پانی چھڑکوانے کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے اور گینتی سے ضرب لگائی تو وہ ٹوٹ گئی۔ بعض روایات میں پانی چھڑکنے کا حکم چٹان کو توڑنے کے بعد دیا۔

جب آپ ﷺ کھڑے چٹان کو توڑ رہے تھے تو آپ ﷺ کے بطن مبارک سے پتھر بندھا تھا، بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت جابرؓ کہتے ہیں، میں نے آپ ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں پایا۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ سے اجازت لے کر گھر آئے اور اپنی اہلیہ سے کہا کہ تمہاری ماں تمہیں کھودے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے، کیا گھر میں پکانے کو کچھ ہے؟ کچھ روایات کے مطابق حضرت جابرؓ کے الفاظ تھے، مجھ سے رسول اللہ ﷺ کے بطن کی بھوک نہیں دیکھی جا رہی۔ ان کی اہلیہ نے کہا کہ گھر میں ایک صاع جَو ہیں، کچھ روایات کے مطابق ایک مدجو اور ایک بکری کا بچہ ہے۔ روایات میں سے بعض کے مطابق تو بکری کا بچہ موٹا تازہ ہے اور کچھ میں ہے کہ وہ کمزور سا بچہ ہے۔ حضرت جابرؓ نے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر گوشت اور روٹی تیار کر کے آپ ﷺ کو اطلاع دی، جبکہ کچھ روایات میں ہے کہ حضرت جابر نے گوشت کاٹا، ان کی بیوی نے آٹا گوندھا، پھر آپ ﷺ کو اطلاع دی اور آپ ﷺ نے سن کر فرمایا کہ ہانڈی کو ڈھانک کر رکھو اور روٹی کو تنور سے نکالنے کے بعد تنور کو ڈھانپ دو۔ جبکہ دیگر روایات میں ہے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت جابرؓ کو ہدایت کی کہ میرے آنے تک ہانڈی کو چولہے سے نہ اتارنا اور روٹی کو تنور سے نہ نکالنا۔

جب حضرت جابرؓ اور ان کی اہلیہ کو علم ہوا، رسول اللہ ﷺ تمام اصحاب کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں تو انہوں نے ایک دوسرے کو موردِ الزام ٹھہرایا، کچھ روایات میں ہے کہ ان کی اہلیہ نے حضرت جابر کو تسلی دی کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ مزید کچھ روایات میں ہے کہ حضرت جابرؓ نے اناللہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔

جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے تنور میں لعاب ڈالا اور روٹیاں پکانے والی کو بلانے کا حکم دیا، کچھ روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے برکت کی دعا کی۔ آپ ﷺ نے آٹھ آٹھ اور بعض روایات کے مطابق دس دس افراد کا گروہ بنایا، جن کو کھانا کھلایا گیا۔ روایات میں اختلاف ہے کہ اہل خندق کی تعداد کتنی تھی، کچھ میں ہے کہ وہ ہزار تھے، کچھ کے مطابق آٹھ سو تھے اور تین سو کا عدد بھی آیا ہے، مستخرج ابو عوانہ کے مطابق ان کی تعداد چار سو تھی۔

سب اہل خندق نے کھانا کھایا، حتی کہ بچا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو بھوک نے بے حال کیا ہے، پس کھاؤ اور انہیں کھلاؤ۔ کچھ احادیث میں ہے کہ کھاؤ اور لوگوں کو ہدیہ کر دو۔ روایات کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ معنوی فرق معمولی درجہ کا ہے، اس سے حدیث کی صحت اور حکم پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

حوالہ جات

1۔ خالد علوی، ڈاکٹر، اصول الحدیث، ندیم یونس پرنٹر، لاہور، جنوری، ۱۹۹۸ء، ۱/ ۶۳۵

2۔ فتح الباری، ۷/ ۳۰۱

FATHUL BARI,7/ 301

3۔نصر الباری،۸/۱۴۹

NASRUL BARI, 8/149

4۔المصنف،۶/۳۱۴،رقم الحدیث،۳۱۷۰۹،وهذا إسناد حسن إن كان عبد الرحمن المحاربي سمعه من عبد الواحد بن أيمن، فإن عبد الرحمن رمي بالتدليس.

AL MOSANAF,6/314

5۔سنن دارمی،باب ما اکرم بہ النبی ﷺ،۱/۱۸۴۔۱۸۶،رقم الحدیث،۴۳،إسناده ضعيف عبد الرحمن بن محمد المحاربي موصوف بالتدليس وقد عنعن

SUNAN DARMI,1/ 184.186

6۔مسند احمد،۲۳/۲۷۶۔۲۷۷، حديث صحيح، وهذا إسناد حسن من أجل ابن إسحاق، وقد تابعه حنظلة بن أبي سفيان، وهو ثقة من رجال الشيخين. يعقوب: هو ابن إبراهيم ابن سعد الزهري.

MUSNAD AHMED,23/276.277

7۔ صحیح بخاری،کتاب المغازی،باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب،۵/۱۰۸،رقم الحدیث،۴۱۰۱

SAHE BUKHARI,5/108

8۔الجامع الصحیح للسنن والمسانید،۱/۴۶۴،وقال الشيخ شعيب الأرناءوط: إسناده صحيح.

AL JAMIA AL SAHE LIL SUNAN WAL MASANEED,1/ 464

9۔المغازی،۲/۴۵۲

AL MAGHAZI,2/452

10۔ صحیح بخاری،کتاب المغازی،باب غزوۃ الخندق وھی الاحزاب،۵/۱۰۸،رقم الحدیث،۴۱۰۲

SAHE BUKHARI,5/108

11۔ صحیح مسلم،کتاب الاشربہ،باب،جَوَازِ اسْتِتْبَاعِهِ غَيْرَهُ إِلَى دَارِ،۳/۱۶۱۰،رقم الحدیث،۲۰۳۹

SAHE MUSLIM,3/1610

12۔المستخرج،کتاب الحدود،باب،بیان صفۃ حفر الخندق،۴/۳۵۱،رقم الحدیث،۶۹۴۲،حديث صحيح، حنظلة بن أبي سفيان، هو ثقة من رجال الشيخين

AL MUSTAKHRAJ,4/351

13۔المعجم الاوسط،الناشر دارالحرمین،القاھرہ،۳/۳۱۸،رقم الحدیث،۳۲۷۶،لَمْ يَرْوِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ

AL MOJAM UL OSAT,3/318

14۔المستدرک،۳/۳۲،رقم الحدیث،۴۳۲۴،التعليق من تلخيص الذهبي: على شرط البخاري ومسلم

AL MUSTADRAK,3/ 32

15۔فتح الباری،۷/۳۹۷

FATHUL BARI,7/397

16۔سیرۃ ابن ہشام،۲/۲۱۹۔۲۱۸

SEERAT IBN E HISHAM,2/218.219

17 ۔بیہقی،السنن الکبریٰ،کتاب الصداق،بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِجَابَةِ مَنْ دَعَاهُ إِلَى طَعَامٍ ،۷/ ۴۴۷،رقم الحدیث،۱۴۵۹۷،حديث صحيح، حنظلة بن أبي سفيان، هو ثقة من رجال الشيخين

BEHQI, SUNAN AL KUBRA, 7/ 447